نقش آغاز

حافظ راشد الحق سمیع

پاکستان............پچاس سالہ روداد سفر

کیا کھویا کیا پایا؟

مقصد تخلیق پاکستان سے مسلسل انحراف

پاکستانی حکومت اور قوم اس ماہ اپنی پچاس سالہ "شاندار کارکردگی" کا جشن زرین منارہی ہے۔ مسرت اور نشاط کی رنگارنگیاں اور سامان بزم آرائی ہر جانب سجا ہوا ہے۔ڈھول باجے تھامے ہوئے ہم آئندہ نصف صدی اور اکیسویں صدی میں داخل ہونے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ "گولڈن جوبلی" کے اس موقع پر پورے ملک میں سرکاری طور پر رقص و سرور اور دیگر لہو لعب کی تیاریاں بھی عروج پر ہیں لوگوں نے مختلف سطح پر اپنے اپنے ذوق کے مطابق اور اپنے مقاصد کے تحت مختلف پروگرام ترتیب دے رکھے ہیں۔ان کی اکثریت تو ان "جی حضوریوں" کی ہے جو حکمرانان وقت کے ہر قول و فعل پر داد و تحسین کے ڈونگرے برسانے کے عادی ہیں۔ زمانہ حال کے ابو الفضل اور فیضی کا کردار ادا کرنے والے یہ نام نہاد دانشور، صحافی اور بہی خواہان ملک وملت اس نازک وقت اور ابتر حالات میں بھی حقائق سے چشم پوشی اور صرف نظر کرنے کا وطیرہ اختیار کیئے ہوئے ہیں اور سیاہ کو سفید کہلانے پر تلے ہوئے ہیں۔

"اس پر مسرت" موقع پر ہم بھی اس "جشن بہاراں" میں ایک نوحۂ غم اور داستان الم سنانے کے لئےاس بزم عیش ونشاط میں "شمولیت" کررہے ہیں اگر چہ اس گستاخانہ جسارت پراور ان(نواہائے پریشاں) اوراظہار کلمۂ حق سے قصر صدارت اور ایوان ہائے حکومت کی رنگینیوں میں بد مزگی اور خلل اندازی واقع تو ہوگی اسلئے کہ

در مجلس خود راہ مدہ ہم چوں منے را — افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

لیکن آج مادر وطن اور ملک و ملت کو "گولڈن جوبلی"اور دیگر خرافات کی بجائےاس جاں بلب مریض(ملک وقوم) کو فوری نگہداشت اور دوا دارو کی ضرورت ہے۔ تو ہم ایسے موقع پران نا عاقبت اندیش حکمرانوں اورارباب بست و کشاد کےاس "صنم کدے"میں اذان حق بلند کرناضروری سمجھتے ہیں

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں — مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

اور ساتھ ہی مسلم لیگی قیادت (موجودہ حکمرانوں) کو " جو کہ تخلیق پاکستان کی دعوے دار جماعت بھی ہے " انکی پچاس سالہ ناکامیوں بداعمالیوں اور بے وفائیوں کی ایک جھلک پیش کرنا چاہتے ہیں۔

آج جبکہ پوری قوم گولڈن جوبلی کے پر فریب نعرے کے نشہ میں مخمور اور محو رقص ہے چاہئیے تو یہ تھا کہ اس موقع پر حکمران اور قوم اپنا محاسبہ کرتی کہ اس پچاس سالہ سفر میں ہم نے ترقی و تعمیر کی کتنی منازل طے کیں اور کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئےاور اس طویل سفر میں ہم نے کیا پایا ،کیا کھویا ____؟ آج بجائے محاسبے اور گرفت کے ہم دور جاہلیت کی فرسودہ اور لا یعنی(یادگار مشئوم) جشنوں میں گم ہوگئے حالانکہ مصائب کے بھنور میں پھنسی ہوئی قوم کے لئے یہ خرافات و تفاخرات چہ معنی دارد..... ہماری اس تغافل کیشی، زبوں حالی اور نادانی پر اہل دل خون کے آنسو نہ روئیں تو کیا کریں۔ ع کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتارہا۔

آج پچاس سال بعد وطن عزیز کے" کھنڈرات" پر مسلم لیگ نے نئے وعدوں اور" بھاری مینڈیٹ" کے طوفانی گھن گرج کے ساتھ اپنا تخت طاؤس سجایا ہوا ہے اور انہی کے ہاتھوں زمام اقتدار ایک بار پھرایسے نازک موقع پر تھما دی گئی ہے ۔پچاس سال تو انہی کے مہربانی اور لطف وکرم سے آج ہم اس حال کو پہنچے ہیں خدا جانے آئندہ پچاس برسوں میں ملک و قوم کو یہ لوگ کہاں پہنچادیں گے ؟۔ ہمیں اپنی قوم کی نادانیوں اور خود فریبیوں پر ماتم کرناچاہیئے، جو پچاس سالہ سفر میں قدم بقدم رہنماؤں کے ہاتھوں لٹتی اور گمراہ ہوتی چلی آرہی ہے ۔ سہانے باغات اور خوشنما وعدوں کے محلات کے خواب دکھاکر ساری عمر کے لئے قوم کو ویرانوں اور صحراؤں میں بھٹکنے کے لئے پھینک دیا گیا ۔ دو قومی نظریہ کوطاق نسیاں کی نذر کردیا گیا۔ قیام پاکستان کے فورا بعداسلامی دستور سازی، ترقی و تعمیر اور قوم سازی کے عمل کو چھوڑکر ساری توانائیاں کرسئ اقتدار اور طاقت کے حصول کے تگ ودو میں صرف ہوئیں ۔اور پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو عملی طور پر نذر انداز کرکے ملک کو سیکولراسٹیٹ بنا دیا گیا۔ اور یہ لوگ جلد ہی اپنے وعدوں سے مکر گئے ، شہداء کے خون سے غداری کی گئی پھر انہوں نے قائد اعظم کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا ؟اور تحریک آزادی کے رہنماؤں کو بھلا کر ملک کے اوپر ایک مخصوص طبقہ مسلط کردیا گیا ۔کیا یہ وطن دولتانوں نیازیوں ،چوہدریوں، لغاریوں ، مزاریوں ، زرداریوں،گیلانیوں ، ٹوانوں، بھٹوؤں ،جتوئیوں ، نوابوں ، وڈیروں ، جاموں ، خانوں ،ہوتیوں،"شریفوں" اور فوجی آمروں کے لئے بنا یا گیا تھا..... ۔ جوقوم اپنی زندگی کے قیمتی ترین پچاس برس ضائع ہوجانے پر بھی ہوش میں نہ آئے ، تو ایسی غلفت شعار قوم اور مفاد پرست حکمرانوں سے مستقبل میں ہمارا ملک پاکستان کیا توقع رکھے گا ؟بعض "یار لوگ" اب بھی اس

بقیہ بیک ٹائیٹل (آخری صفحہ) پر ملاحظہ فرمائیں

خوش فہمی میں مبتلاء ہیں کہ (ان حالات میں) اسی قوم کی کوکھ سے جلد انقلاب جنم لے گا۔ تو یہ امر محال، خیال خام بلکہ جنون ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستانی قوم اپنی شناخت کھوتی چلی جارہی ہے۔ اور منزل سے بھی دور..... بلکہ نشان منزل بھی مٹنے کے قریب ہے۔ سچ پوچھیئے تو ہم پچاس برس پہلے اگر برطانوی استعمار کے غلام تھے تو آج نصف صدی کے بعد امریکی غلامی کے طوق گراں سے ہماری گردنیں جھکی ہوئی ہیں اگر حقیقی معنوں میں ہم آزاد، خودمختار، وخوددار قوم ہوتے تو یہ بے نام ونسل امریکی ہمیں گندی گالیاں دینے کی جرات کیوں کرتے۔ ہم کیا ہیں اور ہماری قوم کیا ہے؟۔ ایک ہجوم پریشاں...... بلکہ "بہائم کا" ایک بدکا ہوا" ریوڑ" جسے ہر کوئی اپنی اپنی لاٹھی سے ہانکنے کی کوشش کررہا ہے۔ کبھی مارشل لاء کے ڈنڈے کے ذریعے سے اور کبھی اسلام کے عصا سے، اور کبھی جمہوریت کی چھڑی سے۔ ہمارے حکمرانوں کو اسلام، مذہب، دستور، دین وشریعت، دو قومی نظریے اور آزادی کے متوالوں کے جذبات کی کوئی پرواہ نہیں۔ انہوں نے دلفریب وعدوں کے علاوہ اس عرصہ دراز میں کیا کیا؟ خیر اس کو تو جانے دیجئے۔ کیونکہ یہ تو حصول آزادی اور قوم کو بھڑکانے کیلئے وقتی، جوشیلے اور خوشنما نعرے تھے۔ مقصد حاصل ہوجانے کے بعد حکمرانوں کی نظر میں ان کی حقیقت اور حیثیت کیا رہ گئی تھی؟

ع کیسی آنکھیں پھیرلیں مطلب نکل جانے کے بعد

اس لئے کہ حکمرانوں کے بقول ہم مولوی کا" اسلام" یہاں پر نافذ نہیں کرسکتے۔ چلئے مولوی کا اسلام تو "فرسودہ"، "جامد" اور آج کل کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں۔ لیکن ان پچاس برسوں کے بعد کم سے کم ہمیں یہ سوال کرنے کا حق تو دیجئے کہ کچھ پوچھنے کی جسارت کرسکیں۔ آپ کی مغرب سے "برآمد کردہ جمہوریت" نے ان پچاس برسوں میں ملک وقوم کو کیا دیا؟ اور ہمیں کتنے عزتوں کے تاج پہنائے۔ قوم کو عظمتوں کی کتنی خلعتیں عطاء کیں۔ اقوام عالم میں ہمارا وقار کتنا بلند ہوا۔ جمہوری اقدار اور جمہور (عوام) پارلیمنٹ، آئین ودستور، قانون، عدل وانصاف کی کلاہ فاخرہ کتنی اونچی کی گئی؟ اقتصادی ترقی کے کس معراج پر پہنچے اور اخلاقی بلندی کے کس اوج ثریا کو چھوا؟ اس کے بعد ہم فوجی طالع آزماؤں اور عسکری سورماؤں کی طرف روئے سخن پھیرتے ہیں کہ ان کے پچیس سالہ مارشل لاؤں نے ملک وقوم کی کتنی خدمت کی۔ اور کتنے بحرانوں کے گرداب سے قوم کی کشتی کو نکال کر ساحل مراد تک پہنچایا۔ اور میدان کارزار یا حربی معرکوں میں ہمارے ملک کو کتنے تمغے اور ستارے مہیا کیے؟ اسی طرح دیگر" مقتدر" قوتوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ آپ نے تعلیم وآگہی، سائنس، ٹیکنالوجی، معاشیات، اقتصادیات، مواصلات، میڈیا اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں کیا کارہائے نمایاں انجام دیں

؟ ان سب کا جواب کیا کسی کے پاس ہے ؟ بولیں.... آج آپ کی زبانوں پر کیوں مہر ندامت لگی ہوئی ہے ۔ لیلائے جمہوریت کی خاطر دین ودنیا اور دل ہر چیز کو تم گنوا بیٹھے ہو ۔ اور نتیجہ یہ کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

(خسر الدنیا والآخرہ ذالک ھوالخسران المبین) نصف صدی گزرنے کے بعد بھی ملک وقوم دونوں کی حالت ناگفتہ بہ بلکہ بد حال سے بدحال تر ہوئی ہے ۔ اور اگر یہی بہی خواہان ملک وملت (مسلم لیگ ، پیپلز پارٹی وغیرہ) مستقبل میں بھی مسند اقتدار پر یونہی" جلوہ افروز" ہوتے رہے تو خدا نخواستہ آئندہ سو برس کے موقع پر (خاکم بدھن) شاید لوگ ملک وملت کے" مزاروں " اور " کھنڈرات " پر" ڈائمنڈ جوبلی " کے چراغ روشن کرنے جمع ہوں(ولا فعلھا اللہ) ۔ اور اقوام عالم میں ہم ایک داستان پارینہ بن چکے ہوں ۔

ع تمھاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں اور

وطن کی فکر کر ناداں مصیبت آنے والی ہے تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں

اگر اس فتنہ یاجوج وماجوج کے سامنے قوم نے سد سکندری نہ باندھا تو پھر انجام کار

ع دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہوگئیں

آج پوری قوم " گولڈن جوبلی " کے موقع پر صحرائے ناامیدی ، تیہہ پریشانی ، دشت مایوسی اور بیابان حیرانی میں بھٹکتی پھر رہی ہے ۔ اور وہ مسیحا، وہ رہنما، وہ خضرراہ اور وہ ناخدا نظر نہیں آتا ،جس کے امید و انتظار میں ملک وملت کی آنکھیں پتھرا گئیں ہیں ۔ ع قافلۂ حجاز میں ایک حسین بھی نہیں کیونکہ جو رہنمایان وطن تھے وہی راہزن نکلے اور جن پتوں پہ تکیہ تھا وہی آشیاں سوزی کے لئے ہوا دینے لگے ۔ آج کہاں جائیں؟ ملک کے تمام طبقات خواہ وہ مذہبی ہوں یا سیاسی ، عوام ہوں یا خواص ، یا پھر امیر کارواں ہو ، یا اہل قافلہ سب مایوسی اور قنوطیت کے گرداب میں پھنسے نظر آتے ہیں ۔ اور مخمصے کی یہ کیفیت قوم پر کیوں طاری نہ ہو ، کیونکہ انہوں نے آزادی کے وقت جو وعدے سنے تھے اور جو" ناخدایان قوم" دیکھے تھے(اور آج بھی دیکھ رہے ہیں) ۔انہوں نے اپنے عہد سے صریح انحراف کیااور کر رہے ہیں اور یوں اعتماد واعتقاد اور انقیاد کے مقدس آبگینے سنگ محرومی سے ٹکراکر ورچور ہوگئے اور آج نتیجہ یہ ہے کہ

کوئی کارواں سے ٹوٹا کوئی بدگماں حرم سے

کہ امیر کارواں میں نہیں خوئے دل نوازی

سوچنے کی بات یہ ہے کہ ان پچاس برسوں میں ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا۔

اگر رزلٹ اور نتیجہ مثبت ہو تو پھر تو خوشی منانے کی تک بن سکتی ہے ،لیکن اگر ملک کے وجود کا نصف دھڑ ہندو بنئے اور کانگریسی گماشتوں کے شاطرانہ چالوں کے باعث کٹ چکا ہے ۔اور بقول قائد اعظم

بقیہ صفحہ نمبر